اغراض ومقاصد

بات کا آغاز کرتے ہیں اللہ، اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کہ، آج کے دور میں یونیورسٹیز میں لبرلزم، سیکولرزم، کیپٹلزم(capitalism)اور کمیونزم(communism)ایسے نظریات کو جنم دے رہے ہیں جو کہ الحاد کی طرف جا رہے ہیں اور ایسے نظریات جن کے نزدیک ریڈ زون (red zone) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت وناموس رسالت نہیں بلکہ ان کا یا تو لیڈر ہے یا پھر ان کی ذاتی انا۔ ان تمام کفریہ نظریات سے بچاؤ کے لیے ہم جو مشن لائے ہیں وہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آخری سانس تک صرف عشق نہیں بلکہ باعمل وفاداری بھی۔ ہمارے نزدیک عشق ووفا تسبیح پہ درود شریف پڑھنے کو سمجھا جاتا ہے اور جب ریڈ زون (red zone) کے تحفظ کی بات آئے تو اس وقت تسبیح پھیرنے والے نظر نہیں آتے۔

نمبر ایک:۔ اول مقصد الحاد اور تمام کفریہ نظریات جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس اور شعائر اسلام کی ناموس سے بیگانہ کریں، ان کا خاتمہ ہے۔

نمبر دو:۔ ہماری نہ صرف یونیورسٹیز، سکول اور کالجز میں اسلام مخالف کنسرٹس ہو رہے ہیں بلکہ اب تو سڑکوں پہ بھی یہ کام پہلے سے زیادہ عام ہو چکا۔ بچپن میں سنا کرتے تھے کہ فلاں جگہ سٹیج ڈرامہ ہو رہا اور ہمیں سختی سے منع کی جاتا تھا کہ خبردار وہاں گئے۔ اب جس تعلیمی ادارے میں ہم جاتے ہیں وہاں سٹیج ڈرامہ تو محدود ہوتا تھا چند افراد تک اب تو ہر کوئی سٹیج ڈرامے میں ہی مشغول نظر آتا ہے۔ یونیورسٹیز، سکول اور کالجز تعلیم حاصل کرنے:۔کے لیے ہیں۔ ہم ان تعلیمی اداروں میں کنسرٹس، مووی نائٹس، قوالی نائٹس ہرگز نہیں چاہتے۔ اس کا بھی خاتمہ کیا جائے گا۔

نمبر تین:۔ اسلام سے دوری تو عام ہو چکی ہے، کیا ان تمام چیزوں کے خاتمے کے بعد ہم مزید ایکسٹریمیسٹ (extremist) نہیں کہلائیں گے؟ جب آپ اپنے آپ کو ایک ایسا باعمل شخص بن کر ظاہر کریں گے جو مائیکروبیالوجی (microbiology) پڑھنا بھی جانتا ہو اور دنیاوی علوم پہ بھی دسترس رکھتا ہو اور دین بھی جانتا ہو تو عوام متنفر تو ہو گی مگر زیادہ نہیں تو تیسرا مقصد یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم بڑھ چڑھ کر حاصل کرو مگر یہ دین کی بات آئے گی تو سب چیزیں پیچھے اور دین آگے۔ ہم اپنے نوجوان کو ایسا بنائیں گے ان شاءاللہ جو گفتار و کردار میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام نظر آئیں اور ان کے قول وفعل میں تضاد نہ ہو۔

نمبر چار:۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کو غیر سیاسی ہو کر بڑھنا اور محافل کا انعقاد کر کے، لڑائی جھگڑوں میں ملوث ہونا نہ سیکھا ہے نہ سکھائیں گے۔ ہم بچوں کو تنظیم:۔کے لیے نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے لیے جینا سکھاتے ہیں، نہ ہی آج تک ہم نے اپنی فیڈریشن کے نعرے لگوائے۔ اور نہ ہی لگوائیں گے۔ نعرہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ووفا کا لگے گا۔ ہمارے نزدیک ہمارا مقصد اس فقرے کی عمدہ مثال ہے "کامیابی چاہے ذاتی حیثیت پہ ہو، قومی حیثیت پہ یا جس بھی وہ اسی صورت میں حاصل ہو گی اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ووفا کی جائے۔ صرف عشق نہیں عملی وفا بھی کرنی ہے جس کے بعد ہمارا مقصد مکمل ہوتا ہے۔

نمبر پانچ:۔ جس ہستی کے نام پہ بنیاد رکھی، ان کی ذاتی زندگی کو یا انکے کارنامے بیان کرنے کا مقصد ان کی ذات کو اور لانا نہیں بلکہ انہوں نے جن کی غلامی اختیار کی انہی کے در پہ لے کر جانا ہمارا مقصد ہے۔

نمبر چھ:۔ سیاسی وابستگی تو اقبال فرما گئے کہ جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔ دین اور سیاست جدا جدا نہیں، سیاست اگرچہ اس کو غلط پیش کیا گیا لیکن ووٹ جو کہ حکومت خود مہم چلاتی ہے ہر ایک کو دینا چاہیے تو یہ ملک ہمارا ہے جو اس لیے بنا کہ اس میں نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے گا، مگر 75 سالوں سے ہم نے نہیں دیکھا ایسا نظام وہ اس لیے کہ ووٹ کا استعمال درست نہیں ہوا۔ حق کا ساتھ دینا ہمیں علامہ خادم حسین رضوی نور اللہ مرقدہ نے سکھایا ہے اور اس وقت ایک ہی جماعت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین:۔کے لیے حق کے ساتھ مشکلات برداشت کرتی کھڑی ہے، ہم نے لیڈروں کو ڈیفینڈ کرنا نہیں سیکھا۔ ہم نے سیکھا ہے نظریات کو ڈیفینڈ (defend) کرنا اور وہ بھی وہ والے نظریات جو اسلام پسند ہوں اور جن سے اسلام کو عروج حاصل ہو۔ ان شاءاللہ حق کا ساتھ ڈنکے کی چوٹ پہ دیں گے اور کھلے عام دیں گے۔ یہ تمام باتیں عوام کے سامنے رکھی جائیں گی کہ حق کا ساتھ دینے کا قرآن حکم فرماتا ہے، یہ ہمارا فرض ہے بتانا کہ حق پہ کون ہے اور باطل پہ کون۔

نمبر سات:۔ اسلاف کی تاریخ مختصر کہ اسلام کی تاریخ کے باب چھپا دیئے گئے، ان سب کو ہم منظر عام پہ لائیں گے ان شاءاللہ اور دلائل کے ساتھ منظر عام پہ لائیں گے تا کہ جو فتنے آج کے دور میں پیدا ہو گئے ہیں جو محمود غزنوی کو بھی غلط ثابت کریں ان کو منہ توڑ جواب دیا جائے اور اپنے اسلاف کی نہ صرف عزت وتوقیر کی جائے بلکہ ان کے نقش قدم پہ بھی چلا جائے۔

نمبر آٹھ:۔ فلسطین وکشمیر وبرما کے مسلمانوں کے اوپر جو ظلم ہو رہا ہے اس کے خلاف برائے فارمیلیٹی نعرے لگائے جاتے ہیں، یا بطور سیاست فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ہم اپنے نوجوانوں میں یہ بات عام کریں گے کہ بیت المقدس کی کیا اہمیت ہے اور اپنے نوجوانوں کے قلوب جگر کو ہر دم کشمیر اور بیت المقدس:۔کے لیے گرمائے رکھیں گے کہ ان کو آزاد کرو ورنہ ہمیں جانے دو۔ عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے بھی ہم قوم کی بیٹی کو بیچنے والوں کے کرتوت یاد کروائیں گے اور بے حس قوم کو بھی یاد کروائیں گے کہ ہم نے کن کو اوپر بٹھایا اور انہوں نے ہماری بیٹی کے ساتھ کیا کیا۔

نمبر نو:۔ ایک بہترین تعلیمی پالیسی بنائیں گے اور پلانز تیار کریں گے کہ معاشرہ اس وقت ترقی کرے گا جب بچہ پیدا ہوتے ساتھ الف سے الحمد للہ پڑھے گا، صلاح الدین ایوبیؒ کے وارث تب پیدا ہوں گے جب باسے بسم اللہ پڑھنا بچہ پہلے سیکھے گا، باسے جب با جا پڑھے گا تو یاد رکھیں بیت المقدس آزاد کروانا انکا کام ہے جن کے بدن زخم کھا کر مزید طاقتور ہوں نہ کہ انکا جن کے جسم سازوں پہ لرز جاتے ہوں۔ ایک بہترین تعلیمی نصاب تیار کریں گے اور اس کو ایمپلیمینٹ (implement) بھی کروائیں گے۔ ان شاءاللہ مالکوں کے کرم سے۔

نمبر دس:۔ پاکستان میں کافی چیزیں ایسی ہیں جن :۔کے لیے مستقل پلیننز نہ ہونے کی صورت میں بے ہودہ نظام کو رائج کیا گیا جیسا کہ سود۔اس کے خاتمے :۔کے لیے ردوبدل بھی بنائیں گے اور اس کو بھی ایمپلیمنٹ (implement) کروائیں گے ان شاءاللہ۔مالکوں کے کرم سے۔

نمبر گیارہ:۔ ہم اپنے نوجوان کو اقبال کے اور اسلام کے مطابق نوجوان بنانے :۔کے لیے اقبال کے تمام افکار کو کھلم کھلا منظر عام پہ لائیں گے اور ان کے تمام واقعات جن سے لہو گرما جائے اور صدا آئے :۔

یقین محکم ، عمل پیہم ، محبت فاتح عالم جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

اور جب بیت المقدس کی سرزمین اور کشمیر کی سرزمین اور جب عرب کی سرزمین پہ ہمارا نوجوان کھڑا ہو تو صدا آئے

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

نمبر بارہ:۔ قادیانی کافر وزندیق ہیں، ہم ان کے تمام پراپیگنڈاز (propagandas) کو نیست و نابود کر دیں گے اور ان شاءاللہ جلد ہی جنگ یمامہ کی یاد تازہ کریں گے۔مالکوں کے کرم سے۔ان شاءاللہ۔

کام کیسے کیا جائے؟ کیا کیا مسائل ہیں؟ کیا کیا مقاصد ہیں؟

سب سے پہلے موجودہ حالات میں جو تعلیم کی تیزابی عام ہے اس کو بیان کیا جائے۔

اسلاف کی تربیت اور انکے قول و فعل کا تعارف و جائزہ کیا جائے۔

موجودہ صورتحال میں کس طرح باقی تنظیمیں کوشش کر رہی ہیں اور ان کی کوشش کے باوجود مسائل حل کیوں نہیں ہو رہے؟ کیا وجوہات ہیں؟

علامہ خادم حسین رضوی نوراللہ مرقدہ کے نظریات اور انکے کارناموں کا بیان۔تمام زندگی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت و ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہرہ دیتے ہوئے اور نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کے لیے وقف کر دی۔اور ان کارناموں کے ذریعے اسلاف کی یاد تازہ کر دی اور ہم نوجوانوں کے دلوں میں عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شمع جلا دی جو اب قیامت تک روشن رہے گی اور باقیوں کو روشن کرتی رہے گی ان شاءاللہ۔

سب سے پہلے اعلان کھلے عام کیا جائے کہ ہم اس طرح انقلابی و اصلاحی کام کرنے جا رہے ہیں آپ سب ہمارے ساتھ شامل ہوں اور یہی طریقہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا کرنے کا اور یہی طریقہ ہے اسلام کا علم بلند کرنے کا، اعلی تعلیم یافتہ ہو کر اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ثابت کرنے کا۔اس کے لیے سب کو کھلم کھلا اعلان کیا جائے، کنٹکٹس میں فلیکس، ویڈیوز کے ذریعے شیئر کیے جائیں نظریات۔کلاس میں کھڑے ہو کر سب کو پیغام دیا جائے، اسمبلی میں جہاں بھی موقع ملے پیغام وائرل کیا جائے کہ ہم ان مقاصد کے لیے اپنی جوانیاں پیش کر رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و وفا کی جانب سب کو بلا رہے ہیں، ختم نبوت ﷺ و ناموس رسالت ﷺ و شعائر اسلام پہ پہرہ ہر مسلمان پہ فرض ہے، اسلام کا علم بلند کرنا ہر مسلمان پہ لازم ہے، آؤ دیکھو برما، کشمیر اور فلسطین کے ساتھ کیا ہو رہا، ہم کیوں اس حالت میں بھی اپنے کنسرٹس سے فارغ نہیں، ہم کیوں نہیں احساس کرتے، اور جو کرتے ہیں احساس وہ کیوں صرف فارمیلیٹی پوری کرنے کے لیے کرتے ہیں، آؤ دیکھو پاکستان کے تعلیمی اداروں میں کیا ہو رہا، کانے کہا ہم اقلیتیوں کے خلاف ہیں مگر کیا جو ختم نبوت پہ ڈاکہ ڈالنے وہ اقلیت ہے؟ آؤ اگر کچھ نہیں کر سکتے تو ہمارے ساتھ کوشش میں لگ جاؤ۔کیوں دین اسلام پہ کھلم کھلا بولنے کی اجازت دی ہے، یہ لبرلیٹی (liberality) ہے؟ اس کا تو دوسرے مذہب کے خلاف بولنے کا بھی درس نہیں دیتا! تم مسلمان ہو کر اسلام کے خلاف بات کرتے ہو، کیوں نہیں اک عرصے سے صلاح الدین ایوبیؒ نظر آیا، کہاں ہیں اقبال کے شاہین اور محمود غزنوی کے وارث، آ جاؤ آج ہمارے ساتھ کھڑے ہو جاو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر۔ساری کامیابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری میں ہے، ختم کرو سب لبرلیٹی، کمیونزم، سیکولرازم، کیپیٹل ازم (capitalism) اور ختم کرو یہ امریکہ اور اسرائیل کی غلامی! بس کرو آ جاؤ ادھر۔آؤ مل کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے لیے کوشش شروع کریں، ختم نبوت و ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچار کریں، قادیانیوں کی کاروائیوں سے لوگوں کو ہوشیار کریں اور بچائیں، اپنے اسلاف کی تاریخ کو اپنے نوجوانوں میں عام کریں، اپنے معاشرے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی طرف واپس لائیں، صرف تبلیغ نہیں اپنے کردار سے بھی ہم سب کچھ کر سکتے ہیں، ہمیں خود گفتار و کردار میں اللہ کی برہان بننا ہے، ہمیں حقیقت میں قرآن بننا ہے، تم خود لیڈر رہو، تم سب ہو اسلام کے نگہبان، تم ہو اسلام اور پاکستان کے محافظ، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام بننا ہے، ہم نے ایوبیؒ و غزنویؒ وارث بننا ہے، ہم نے اپنے اسلاف کی تاریخ کو زندہ کرنا ہے، آ جاؤ مل کر اسلام کا جھنڈا بلند کریں۔

یہ سب نظریات سب کے سامنے رکھنے کے بعد اب آپ کے ساتھ مالکوں کے کرم سے اچھا خاصا عوام کا رخ آپ کی جانب ہوگا، ہمارے نظریات اور پالیسیوں میں اوّل نمائندہ جو ہے وہ بالکل کٹر نظریاتی ہو اور بات کرنا اور سمجھانا جانتا ہو، اس کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو اور ہر قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی دیکھاتا ہو۔

اب جب عوام کا رخ آپ کی جانب ہوگا، اس میں مصلحت کے طور پہ اب اوّل کام آپ نے یہ کرنا ہے کہ مسائل لکھنے ہیں کہ کیا کیا مسائل ہیں ہماری یونیورسٹی میں جو رکاوٹ بن رہے ہیں اور ہم اپنے مقاصد نہیں حاصل کر پا رہے۔

ذیل میں اب ہم مسائل ڈسکس کریں گے اور ساتھ میں اپنے معاملات بھی ڈسکس کریں گے کہ ہم کیا کیا چاہتے ہیں اور پھر ان دونوں کا تقابلی جائزہ کریں گے کہ کون سے مقصد کے لیے کون سا مسئلہ پیش آ رہا۔

مقاصد:۔ ملاحظہ کریں۔

نمبر ایک:۔ یونیورسٹی، کالجز میں ہم نے ختم نبوت و ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیمینارز کنڈکٹ کروانے ہیں، قادیانیوں کی کاروائیوں کو پاش پاش کرنا ہے اس کے لیے سیمینار لازمی ہے۔

نمبر دو:۔ اداروں کے اندر کنسرٹس کروائے جاتے ہیں، ہم ان کنسرٹس کا مکمل طور پہ بائیکاٹ کرتے ہیں کہ اس طرح قوالی نائٹس، کنسرٹس، مووی نائٹس تعلیمی اداروں میں کس لیے کیے جاتے ہیں۔ ان کا مکمل طور پہ بائیکاٹ لازمی ہے، ہر وہ فنکشن جو دائرہ اسلام کے خلاف ہو اور حدود تک پہنچے اور اسلامی حدود کو کراس کرے وہ نہیں ہونا چاہیے۔

نمبر تین:۔ لڑکے، لڑکیاں ساتھ مل کر بیٹھنا، ان کی پارٹیاں ہونا، انکے کپلز بن جانا، ان کا ایک ساتھ یونیورسٹیز میں بیٹھ کر پیار محبت کرنا یہ نہیں ہونا چاہیے۔ ٹھیک ہے پڑھائی کے سلسلے میں بات کر لی مگر اس طرح غیر شرعی حرکتوں کے لیے یہ مناسب نہیں۔

نمبر چار:۔ ہم مکمل طور پہ لبرلز، سیکولرزم، کمیونزم، کیپیٹلزم کا بائیکاٹ کرتے ہیں، یہ طبقے اسکا سے دوری کا باعث بنتے ہیں اور غلط نظریات پھیلاتے ہیں۔

نمبر پانچ:۔ مختلف سوسائٹیز ایسے لوگوں کو بلاتی ہیں جو بچو کے اذہان اسلام کے خلاف کرتے ہیں اور ان کو مکمل طور پہ چیزیں نہیں بتاتے، انکے آنے کا مسئلہ نہیں مگر اس طرح ذہن خراب نہ کیا جائے۔

نمبر چھے:۔ ہم جہاد کی بات، عافیہ صدیقی کی بات، مسئلہ کشمیر و فلسطین کی بات ڈنکے کی چوٹ پہ کریں گے ان شاءاللہ اس سلسلے میں ہمیں نہ روکا جائے۔ اس کے لیے ہم ڈسپلنڈ (disciplined) ریلیاں نکالیں گے سیمینار کروائیں گے اور بچوں کو آگاہی دیں گے۔

نمبر سات:۔ محافل کا انعقاد ہم ہر ماہ کریں گے بلکہ ہر دو ہفتے بعد اسلامک سیمینار لازمی رکھا جائے تاکہ بچوں کو اسلام کی تاریخ بتائی جائے۔

نمبر آٹھ:۔ کمبائنڈ ایونٹس اگر ہوتے ہیں تو اس میں پردے کا خیال لازمی رکھا جائے، لڑکیاں لڑکوں میں بھاگتی نظر نہ آئیں۔ اوّل تو کمبائنڈ ہونے نہیں چاہیے۔ ہمارے جتنے بھی ایونٹس ہوئے اس میں لڑکیاں اور لڑکے جدا جدا ہوتے ہیں۔ آئندہ ہمارے ان شاءاللہ ہر ایونٹس میں کمبائنڈ (combined) ماحول اس طرح نہیں شو ہوگا جو اسلام کے حدود کو کراس (cross) کرے۔ لڑکے لڑکیوں کے لیے علیحدہ سیٹ اپ (set up) رکھا جائے گا۔ اِن شاءاللہ۔

نمبر نو:۔ کمبائنڈ سپورٹس ایونسٹس بالکل نہ رکھے جائیں اس سے بے ہودگی و بے شرمی واضح ہوتی ہے۔

نمبر دس:۔ سالانہ گرینڈ محفل کا انعقاد بھی کیا جائے گا زور و شور کے ساتھ۔

نمبر گیارہ:۔ بچوں کو اقبالیات کا مکمل طور پہ تعارف کروانے اور ان کی تعلیمات روشناس کروانے کے لیے سیمینار کنڈکٹ کیے جائیں گے ان شاءاللہ۔

نمبر بارہ:۔ ہوسٹلز میں جو درس ہوتے ہیں، دوسری جماعتوں والے ہم سے آ کر ملیں نہیں تو ہم ان سے ملتے ہیں بجائے ایک دوسرے کے فرقے کے نظریات عام کرنے کے ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری کی باتیں کریں۔

یہ تھے ہمارے مقاصد، اب ہم ڈسکس کرتے ہیں جو مسائل ہمیں آتے ہیں اور ان کا حل کیا ہے۔

نمبر ایک:۔ ہمیں یونیورسٹیز کے اندر اسلامک سیمینار کنڈکٹ (conduct) کروانے کی اجازت نہیں ملتی، آپ اقبال کے سیمینار کے لیے بھی چلیں جائیں آپ کو بمشکل اجازت ملتی، خصوصی ختم نبوت و ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جہاد کے لیے، مسئلہ کشمیر و فلسطین کے لیے آپ کو کبھی وقت نہیں دیا جائے گا۔

نمبر دو:۔ کنسرٹس کھلم کھلا کروائے جاتے ہیں اور باقاعدہ یونیورسٹیز کی جانب سے آفیشل کروائے جاتے ہیں۔

نمبر تین:۔ ہمیں ریلیاں نکالنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور نہ ہی کوئی چھوٹا سا بھی ایونٹ کروانے دیا جاتا ہے۔

نمبر چار:۔ ہم کتنی ہی دفعہ ایڈمنسٹریشن کو بتا دیں کہ ہم ایک غیر سیاسی، طلبہ تنظیم ہیں مگر وہ یقین نہیں کرتے اور ہمارے بچوں کو یہ کہتے ہیں آپ اس تنظیم کو چھوڑ دیں ورنہ آپ کو ہم یونیورسٹی سے باہر کر دیں گے۔

نمبر پانچ:۔ لبرلز، سیکولرز ہمیں ایکسٹریمیسٹ (extremist) کہتے ہیں اور ہماری بات کسی صورت نہیں سنتے اور نہ ہی ہمارے ساتھ پھر ایک یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ کے طور پہ برتاؤ کیا جاتا ہے۔

نمبر چھ:۔ کافی یونیورسٹیز میں تو ہماری آن لائن چیزیں بھی شیئر نہیں کرنے دی جاتی۔

نمبر سات:۔ ہوسٹلز میں درس بھی دینے نہیں دیے جاتے اور درس دیں تو اگلے دن کوئی دوسری جماعت آ کر بات کرنے لگ جاتی ہے اور پروپیگنڈہ شروع کر دیتی ہے۔

نمبر آٹھ:۔ دینی سوسائٹیز ہمارے ساتھ نہیں ملتیں اور ہر کوئی اپنے نام چمکانے کے لیے ہی لگا رہتا ہے۔

نمبر نو:۔ ہمارے اپنے بندے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، اور جو ساتھ ہوتے ہیں وہ نقصان زیادہ دیتے ہیں اور اصولوں پہ عمل درآمد نہیں کرتے۔

نمبر دس:۔ بچے بات نہیں سنتے اور اگنور (ignore) زیادہ کرتے ہیں اور ایک عام دینی جماعت سمجھ کر ہمیں بیکورڈ (backward) سمجھا جاتا ہے۔

نمبر گیارہ:۔ ہمیں رجسٹر نہیں کیا جاتا، ایک سیاسی جماعت گردانا جاتا ہے۔

یہ تھے ہمارے مقاصد اور یہ تھے ہمارے مسائل جو ہمیں عموماً ہر جگہ، ادارے میں، اپنوں میں اور غیروں کی جانب سے پیش آتے ہیں۔

مسائل کا حل کہ کس طرح ابتداء سے کام شروع ہو گا اور کس طرح ہم اپنے اہداف حاصل کریں گے ان شاءاللہ

اعلان کر دینے کے بعد اب درج ذیل چیزیں آتی ہیں۔ لاحظہ فرمائیں:

کمپین:۔ اوّل آن لائن یا فیزیکل کمپین شروع کی جائے جس میں ایک فلیکس، ایک ویڈیو، ایک پی۔ڈی۔ایف جو مکمل طور پہ ہماری سروس کے ہوں اور ان میں نظریات مکمل پورے پہ لکھے ہوئے ہوں اور کس طرح ہم اپنے اہداف مکمل کر رہے ہیں اور کیا کیا اہداف ہیں وہ سب نظر آ رہے ہوں اور ان میں دین دنیا دونوں کی چیزیں نظر آ رہی ہوں۔ ساتھ سوشل میڈیا لنکس بھی شیئر کیے جائیں جو کہ فیس بک، یوٹیوب، ٹویٹر، انسٹاگرام اور واٹس ایپ کے ہوں گے اسی کے مطابق سروس کے نام سے اور بمطابق یونیورسٹی/کالج کے نام سے۔

فیلڈ:۔ اس میں تین چیزیں آتی ہیں جو کرنا لازمی ہیں۔

اول:۔ یہ کہ آپ تمام گروپس میں اپنی یونیورسٹی کے یہ اوپر والی 4 چیزیں شیئر کریں۔

دوم:۔ یہ کہ اپنے سوشل میڈیا لنکس میں جو مختلف یونیورسٹیوں میں جو جو کام ہو رہے وہ دکھائے جائیں، جو سروس کی مرکزی ورکنگ باڈی کام کر رہی اس کو دکھایا جائے، جو نظریاتی فلیکس مرکزی سطح پہ شیئر ہوتا ہے وہ شیئر کیا جائے۔

سوئم:۔ جو ہو چکا وہ شیئر کرو، جو ہو رہا وہ شیئر کرو اور نظریاتی فلیکس شیئر کرو۔ ساتھ میں اسلامک کیلنڈر کی جو چیز ہو وہ بھی شیئر کرو۔

یہ تین کام لازمی ہیں۔

اپنی سروس کو جانو:۔ پہلے آپ کو اپنی سروس کا معلوم ہونا چاہیے کہ ہم کس طرح ختم نبوت و ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام کر رہے اور دین کو سربلند کرنے کے لیے کا کر رہے، پاکستان کی فلاح و بہود کے لیے کا کر رہے۔ اب اپنی سروس کو جاننے کے بعد، بچوں کو بتانا شروع کریں، اسکا کیا طریقہ ہے!؟ وہ یہ ہے کہ کچھ ویب نارز کنڈکٹ کرواو۔ اور آپ کی ڈیلی ایکٹیوٹیس دیکھ کر ان شاءاللہ سب کہیں گے کہ ہماری یونیورسٹی میں بھی یہ ہونا چاہیے۔ بس آپ نے کوشش کرنی ہے سب کچھ آپ ایک دفعہ سامنے رکھیں جو جو سروس کر رہی ہر کام، خصوصی مرکزی ورکنگ باڈی۔

اب ایک ویب نار آپ سکلز ریلیٹڈ کروائیں اور ایک اسلامک کروائیں۔ پھر ایک سکلز ریلیٹڈ کروائیں اور ایک اسلامک کروائیں۔

دو چیزیں ہیں جو بچے چاہتے ہیں۔ فرسٹ ایڈ سیشن یا کوئی کمپیٹیشن یا کوئی آئی ٹی سیمینار

یہ سیمینارز اپنی یونیورسٹی / اپنے کالج میں کروانے کی کوشش کریں، اس کے لیے بھرپور طریقے سے ایڈمنسٹریشن کو راضی کریں۔ اوّل یہ سیمینار کسی طرح منعقد کروائیں۔ پھر اس کے بعد اگر نہیں ہوتا تو آوٹ سائیڈ ادارہ یہ ایونٹ کروائیں، پھر اپنے نظریات، اپنے مقاصد ان سیمینارز میں سب کے سامنے رکھیں۔

ان سیمینارز کے بعد ایک دو اور سکلز ریلیٹڈ اور اسلامک ویب نارز کروائیں۔

اسلامک ویب نار:۔ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم / ختم نبوت / حیا / شرم / ان چیزوں کے اوپر ہونا چاہیے۔

اب آپ کی ڈوز مکمل ہوئی، آپ لگاتار ویب نارز اور سیمینارز میں کھل کر نظریات رکھتے رہے سامنے، اب میٹنگ بلائیں اور نظریات مکمل طور پہ، اہداف مکمل طور پہ سامنے رکھیں اور اول کام مختلف سوسائٹیز سے ملنے کا رکھیں اور ان کو عام دعوتِ اشتراکیت دیں اور کنسرٹ کینسلیشن (concert cancellation) کے لیے اقدامات کریں اور سوشل میڈیا پہ بے حیائی کے خلاف کمپین شروع کریں۔

اب آپ سوسائٹیز کے ساتھ ملیں اگر وہ نہیں ملتے تو کھڈے میں جائیں اور آپ شروع کریں ایڈمنسٹریشن کے پاس جانا اور بالکل ایک ترتیب بتائی گئی ہے کہ کیسے آگے ایڈمنسٹریشن سے کنسرٹس کینسل کروانے ہیں اس کی ایک علیحدہ مکمل بحث ہے جو کر دی گئی ہے۔

سوسائٹی کی رجسٹریشن کا مسئلہ نہیں وہ ہم کروا بھی لیں گے اور وہ رجسٹر کے بغیر بھی ٹھیک ہے۔ ہم چاہتے ہیں بجائے ایک یونیورسٹی سے رجسٹر کروانے کے ہم اوپر لیول سے ایک ہی بار رجسٹریشن کروائیں۔ ہم عدالت میں جائیں بھی تو رجسٹریشن کے حوالے سے نہ جائیں بلکہ کنسرٹس کینسلیشن نہ کروانے کے حوالے سے جائیں۔

اس لیے آگے کنسرٹس کینسلیشن سٹیپس کو اٹھایا جائے اور اس کے بعد رجسٹریشن کے سٹیپس (steps) جاری رکھے جائیں گے بوقت ضرورت۔

جب ویب نارز، سیمینار کا کام چل رہا ہو، کوشش کریں وہاں ہوسٹل لائف میں بھی درس کا نظام چلتا رہے، مگر اس درس کے نظام کو بھی مرکزی ورکنگ ٹیم ہینڈل (handle) کرلے گی جو ایک علیحدہ بحث ہے۔

سٹوڈنٹس یونین / اورگنائزیشن۔ حکومت / گروہوں اور ایڈمنسٹریشن کی جانب سے مسائل اور ان کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے حل

سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اور یونین کا ابھی تک جو سمجھا وہ یہی سمجھ آیا کہ گورنمنٹ کی جانب سے 1984 میں طلباء یونین کو بین (ban) کیا گیا تھا، پھر اس کے بعد طلباء کے بار بار احتجاج کی بنیاد پہ حکومت خود بھی سٹوڈنٹس یونین کو قائم کرنا چاہتی ہے مگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ پولیٹیکل افلیئنس نہ ہو کسی جماعت سے، لڑائی جھگڑا نہ ہو کسی جماعت سے، ایک گروہ دوسرے سے نہ لڑے، اس کے بعد ابھی تک کوئی الیکشن وغیرہ بھی نہیں ہوئے، یہ بات ابھی تک 90% نظر آئی ہے کہ طلباء یونین پہ اگرچہ بین ہے مگر اس کے باوجود ہر یونیورسٹی میں ان کی سرگرمیاں عروج پہ ہیں۔ یہاں سے کچھ باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اول:۔ طلباء تنظیمیں اپنی سیاسی جماعتوں سے لڑائیوں پہ بھی مبنی ہیں جہاں محبت ہے وہاں اچھی خاصی نفرت ہے، ایم۔ایس۔ایف (MSF) کے سربراہ کا بیان سننے کے بعد سمجھ آئی کہ یہ لوگ آپس میں بھی متحد نہیں (یہاں پہلا اصول ہماری آرگنائزیشن کو یاد رکھنا چاہیے کہ کچھ بھی ہو جائے آپس میں، مگر اس چیز جو منظر عام پہ نہ لائیں اور آپس میں متحد اور اتفاق سے رہیں۔)

دوم:۔ طلباء تنظیمیں پولیٹیکل افلیئشن (political affiliation) ظاہر کرتی ہوئی کسی کو اچھی نہیں لگتی، آپ اگر یہ سمجھائیں گے کہ ہمارے لیڈر نے ختم نبوت و ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہرہ دیا تو وہ گنوائیں گے ہمارے لیڈر نے موٹروے بنائی، ہم نے اپنے لیڈر کے پیچھے فالو نہیں کرنا، ہم کیوں نہ اگر اپنے لیڈر کو اتنا سمجھتے ہیں کہ یہ ایسے ایسے بہت دانا ذہین اور اعلی ہیں تو وہ کوالیٹیز (qualities) ہم اپنے اندر پیدا کریں، المختصر ایک ساتھ رضوی، آپ سب سعد رضویؒ بن جاؤ۔ یہ مختصر اور جامع بات ہے کہ تم سب سعد رضویؒ بن جاؤ۔ جس طرح وہ دن رات کام کر رہے آپ کرو، آپ بھی دین کے معاملات سمجھو، آپ بھی سیاست کے معاملات سمجھو ، آپ بھی ذہین بنو، ان کے انٹرویوز کو اپناؤ، باباجی کی خصوصیات پہ عمل کرو، اور کوشش کرو خود سب کوالیٹیز (qualities) لینے کی۔ آپ جب اپنے لیڈر کی خوبیاں بیان کرنے لگ جائیں گے اگرچہ اس میں کوئی مسئلہ نہیں اور یہ ضروری بھی ہے مگر آپ کو پھر کوئی لیڈر سمجھ کر آپ کے ساتھ نہیں چلے گا، یہ انسان کی سائیکو (physio) ہے خصوصی پاکستان کی وہ آپ کو سمجھنی کرے گی۔ خلاف بات اپنے لیڈر کے کبھی نہ کریں اور المختصر باباجی نور اللہ مرقدہ نے مرد مومن کی جو خصوصیات پہنچائی وہ اپنائیں۔

سوم :۔ جو سیاسی معاملات ہیں ان میں دخل اندازہ کے حوالے سے بھی معاملات آئے ہیں!! میرے مطابق جو یونیورسٹی، سکول اور کالجز کے سٹوڈنٹس ہیں ان کو اپنے معاشرے میں اور اپنے ادارے میں ہماری آرگنائزیشن کی ذمہ داری کے ساتھ کا کرنا چاہیے جو کہ ایجوکیشن ریلیٹڈ (education related) طلبہ تنظیم ہے مگر باقاعدہ سیاسی عہدہ لے کر طالب علم کام نہ کرے، اس کے لیے عوام میں سے ہی نمائندے منتخب کیے جائیں۔ مگر جو اپنے معاشرے میں دین کا کام ہے، شعور کا کام ہے وہ طلباء اپنے نمائندوں کے ساتھ مل کر کریں، اگر مجبوری کے طور پہ عہدہ لینا پڑ جاتا ہے وہ بالکل لے مگر صرف معاشرے تک نظر آئے ۔ اس کی وجوہات اس لیے ہیں کہ حکومت، معاشرہ اور دوسرے گروہ آپ کو ایک سیاسی حیثیت سے ابھی قبول نہیں کریں گے کیوں نہ بغیر عہدے کے اچھے طریقے سے سیاست کھیلی جائے۔ عہدہ لے کر بھی تو ختم نبوت، ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچار کرنا ہے اور نظام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کی بات کرنی ہے۔ کیا عہدے کے بغیر مخلصی کے ساتھ دبنگ انداز میں سٹوڈنٹ جو کہ باشعور، عقل مند، ذہین و دانا انسان جس کو معاشرے کے سٹوڈنٹس بھی پسند کریں اور معاشرہ بھی پسند کرے اور بات مانے یہ زیادہ درست نہیں؟

یہ الگ بات ہے کہ تحریک کا کام اپنے معاشرے میں جتنا دبنگ انداز میں ہو سکتا ہے وہ کرے مگر اس کی تربیت اس کو یہی علامہ خادم حسین رضویؒ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس کی جانب سے ان شاءاللہ ہو گی۔ ہماری تربیت کا انداز صرف سکول، کالج، یونیورسٹی تک محدود نہیں، ہم اپنے اپنے معاشرے کے سٹوڈنٹس اور نوجوانوں کی بھی تربیت کریں گے ان شاءاللہ اور عوام کی بھی ذہن سازی کریں گے۔ لیکن اس کے لیے آپ کو اپنے اوپر سے ہر قسم کا بلیم (blame) جو بظاہر ہو گا ہو سکتا ہے کہیں اتارنا پڑے کہیں لینا پڑے۔

ہمارے جن ذمہ داروں نے یونیورسٹی، سکول اور کالج میں کام شروع نہیں کیا ان کی تربیت کے لیے باقاعدہ ایک علیحدہ خاکہ تیار کیا جائے گا کہ کس کس طریقے ہم نے اپنے اندر تمام خصوصیات پیدا کرنی ہیں۔

جو ذمہ دار ہمارے اپنی اپنی یو۔سی (UC) لیول پہ تحریکی ذمہ داری لیے بیٹھے ہیں وہ بالکل نے چھوڑیں اور کام کا طریقہ ہمارے دوسرے کالم سے پڑھیں کہ کیسے کا کیا جائے۔

جو ذمہ دار ابھی بنے ہیں یونیورسٹی، سکول اور کالج میں وہ ایک بات ذہن میں رکھیں کہ اپنے اداروں میں تو کام کرنا ہی ہے مگر ساتھ میں انہیں اپنے اپنے حلقوں میں بھی تمام نظریاتی کام جو باباجی فرما کر گئے وہ کرنے پڑیں گے اور ڈنکے کی چوٹ پہ کرنے پڑیں گے۔ ہماری طرف سے یہ اصلاح و مشورہ ہے کہ جب کام کرنا ہی ہے تو سیاسی عہدے سے نہ کریں اس کا ایک مسئلہ تو یہ ہے کہ جب سیاسی لحاظ سے آپ کو تنظیم کی جانب سے مسئلہ آئے گا، یا وہ کوئی کام دے دیں آپ سے نہ ہو اور آپ کے دل جو بہت جلد چھوٹے ہونے لگ جاتے ہیں پھر سوشل میڈیا پہ آکر تمام باتیں کی جاتی ہیں، ان چیزوں سے بچنے کے لیے بہتر ہے آپ سیاسی عہدہ مت لیں یہ بات وہی ہے کہ سامنے نہ آئیں! ہرگز نہیں! سامنے آئیں! بالکل آئیں! کس نے منع کیا؟ باقاعدہ پوسٹرز پہ تحریک کے اپنے آپ کو خادم شو کر کے پکچر بھی لگائیں، لیکن جو

اصلاح ومشورہ ہماری جانب سے ملاہے اس پہ نظر ثانی لازمی کریں۔ ساتھ میں جن احباب نے سیاسی عہدے لیے ہوئے ہیں وہ مستعفی مت ہوں بلکہ جو کام ان سے ویسے بھی ہم نے کروانا تھا وہ ان کو پہلے ہی علم ہے تو آسانی سے ہو جائے گا اور بہترین ردو بدل آپ کامل جائے تو تنظیم کو پیش کر دیں۔

چہارم:۔ ذاتی حیثیت پہ پولیٹیکل افیلیئیشن(political affiliation) بالکل ظاہر کی جاسکتی ہے، آپ کے تنظیمی کاموں، یعنی سروس کے کاموں سے بالکل واضح ہونا چاہیے کہ آپ کا مقصد کیا ہے؟ یعنی ایسا کام ہو کہ اگر آپ تحریک کا نام بھی لکھ دیتے ہیں تو آپ کو مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے کیوں کہ بات کام کی کوالیٹی کی ہے! آیا ہم اپنی سروس پرووائیڈ(service provide) کر کے سعد رضویؒ صاحب کا سب کو دیوانہ بنانا چاہتے ہیں، آیا بابا جی کا دیوانہ بنانے چاہتے ہیں، آیا کوئی سیاسی مفاد ہے؟

اگر ختم نبوت وناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرنا، جہاد کی بات کرنا، نظامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ کی بات کرنا سیاست ہے تو یہ سیاست تو ہر روز کھیلی جائے گی۔

جو چیز آپ آن لائن رن (online run) کر رہے ہیں اس میں نہ کوئی سوسائٹی انوالو(involve) ہے نہ کوئی دوسرا معاملہ اس میں آپ کھل کر جو کرنا چاہیں، تحریک لبیک پاکستان لکھنا چاہیں، بابا جی کی تصویر لگانا چاہیں میرے مطابق اس میں کوئی مسئلہ نہیں کیوں کہ ایک طرف محنت ہو رہی اور کون سا ایسا قانون موجود ہے جو اس طرح ہے کہ آن لائن جو پڑھائی کروائے گا وہ تنظیم کا نام نہیں استعمال کر سکتا۔ مگر اس کے لیے ایک جسٹیفیکیشن(justification) نوٹس نکالا جائے گا کہ کس طرح یہ کام ٹھیک ہے اور کوئی اس پہ حجت پیش نہیں کر سکتا۔

اس جسٹیفیکیشن نوٹس(justification notice) کے ساتھ ساتھ ہمارے پاس یہ بھی پوائنٹ اسی جسٹیفیکیشن نوٹس میں آئے گا کہ ہم علامہ خادم حسین رضویؒ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس کے انڈر(under) آنے والی کسی سروس میں تحریک لبیک پاکستان کا نام کیوں استعمال کرتے ہیں۔

پنجم :۔ طلباء سیاسی وابستگی ہونے کی وجہ سے ہمارے ساتھ چلتے نہیں ہیں، اس کے لیے باقاعدہ پراپر(proper) خاکہ بنایا جائے گا ایک "پوائنٹ ٹو پونڈر"(point to ponder) کے نام سے جس میں جسٹیفیکیشن نوٹس کو بھی شامل کیا جائے گا ان شاءاللہ۔

ششم:۔ فنڈ کے حوالے سے سوالات بہت پوچھے جاتے ہیں، ان کا جواب بھی پوائنٹ ٹو پونڈر نوٹس(point to ponder notice) میں جسٹیفیکیشن نوٹس کے اندر دیا جائے گا۔

ہفتم :۔ یہ پوچھا جاتا ہے کہ سربراہ کون ہے، تو سمپلی(simply) ہر سروس کی موجود ہے ایک نیشنل کیبینٹ(national cabinet) جو سامنے رکھی جائے گی۔ ان شاءاللہ۔

ہم پوائنٹ ٹو پونڈر(point to ponder) اور جسٹیفیکیشن نوٹس(justification notice) کے ذریعے ان شاءاللہ سب کو قائل کر سکتے ہیں، یعنی وہ ایڈمنسٹریشن کو بھی دکھایا جاسکتا ہے۔ سٹوڈنٹس کو بھی دکھایا جاسکتا ہے۔ اور حکومت کو بھی۔

ہماری رجسٹریشن کے بھی مسائل آتے ہیں کہ آپ رجسٹر نہیں ہیں، سوسائٹی رجسٹر کروانے کے لیے بھی 2024ء میں ان شاءاللہ کوشش شروع کر دی جائے گی، مگر سٹوڈنٹس یونین کو جسٹر رنے کا ابھی تک سٹرکچر(structure) موجود نہیں کہ ہم رجسٹر کروا سکی۔ لہذا رجسٹریشن (registration) فی الوقت مختلف ایپلیکیشنز(applications) کی بنیاد پہ ہی سمجھی جاسکتی ہے اور کوئی ایک یونیورسٹی میں رجسٹر والا تو معاملہ نہیں کیوں کہ ایک یونیورسٹی کی رجسٹرڈ سوسائٹی کو دوسری جگہ کیوں مانا جائے گا؟ تو اس لیے رجسٹریشن ابھی تک نہیں کروائی اور اسی طرح نظام چل رہا مگر ایک لیٹر ہیڈ تیار کیا جائے گا، اپنے مقاصد لکھ کر اور کچھ مزید پالیسیز(policies) لکھ کر مختلف سگنیچرز (signatures) کے بعد ان شاءاللہ اس کو ہم پبلکلی (publically) رجسٹرڈ شو کریں گے تاکہ ہماری ایٹلیسٹ ایکزسٹنس(atleast existence) کو مانا جائے اور کچھ اور نہ سمجھا جائے۔

پوائنٹ ٹو پونڈر/ جسٹیفیکیشن نوٹس

(Point to ponder / Justification notice)

طلبہ کیوں ہمیں سیاسی کہتے ہیں اور ساتھ جڑنے سے ڈرتے ہیں؟ کیوں ہماری سروس کے ساتھ تحریک لبیک پاکستان کا نام استعمال نہیں کیا جاسکتا؟ کس طرح ہم تمام باقی تنظیموں سے الگ ہیں؟ کیا ہمارے نظریات ہیں؟

پوائنٹ نمبرون:۔ سیاسی حوالے سے پہلے بات سمجھیں! ہمارے بچوں کو سیاست کا بتایا کہ نہیں جاتا۔ جب ہمارے بچوں نے ان کی کھولی تو انہوں نے دیکھی سیاست! کس کی؟ نواز شریف/زرداری اور عمران کی! کیا وہ سیاست کو اچھا کہیں گے؟ ہرگز نہیں کیا ان کے والدین یہ نہیں کہیں گے کہ آپ اس سروس کا حصہ بھی نہ بنو جو کسی سیاسی جماعت سے وابستہ ہو؟ بالکل! کہیں گے! تو اس کا حل کیا ہے؟ اس کا حل سمپل ہے کہ آپ نظریات پہ کاڈٹ کر کریں۔ آپ نے لوگ شامل نہیں کرنے وہ خود بہ خود ہو جائیں گے، اگر خادم حسین رضوی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس میں شامل ہوئے بغیر کوئی بندہ ہمارے نظریات، ہمارے کردار، ہماری گفتار کو دیکھ کر ہمارے کاموں کو دیکھ کر ٹھیک ہو جاتا، ہماری مسلسل محنت کو دیکھ کر ٹھیک ہو جاتا تو آپ اس کو سروس کی گھٹی اصل میں پلا چکے ہیں اور وہ اب آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم اصل میں کامیابی سمجھتے ہیں کہ جتنے زیادہ لوگ ہمارے واٹس ایپ گروپ جوائن کریں گے یا جتنی بڑی ہماری کیبینٹ ہو گی ہم کامیاب ہیں! نہیں! ہرگز نہیں! کامیاب آپ تب ہیں جب آپ سب کو

اس نظریئے پہ واپس کے آئیں جس کے بعد اگلا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری شروع کردے۔اس کے لیے ضروری ہے کام کیا جائے اور انتھک محنت کے ساتھ کیا جائے، جب کام ہوگا اور پھر آپ تحریک کا نام بھی استعمال کریں گے انہیں مسئلہ نہیں آئے گا! کیون؟ وہ جانتے ہیں کہ اگلا اپنے قول و فعل میں تضاد نہیں رکھتا۔اپنے معاملات سب کے سامنے رکھیں۔ خصوصی فنڈنگ کا۔اب یہاں فنڈنگ کی علیحدہ سے بات کرلیتے ہیں۔

پوائنٹ نمبر دو:۔ فنڈنگ:۔اس کے بارے میں آپ ایک بات ذہن میں رکھیں کہ جو بھی جہاں سے بھی فنڈ آتا کھل کر بولیں کہ میری ایک بہن اور بیوی کے جو مجھے اپنے زیور بیچ کر پیسے دیتی ہیں اور میں دین کا کام کرتا ہوں۔اپنا قول و فعل جتنا آپ سچا رکھیں گے اور اپنے معاملات خصوصی فنڈنگ کے جتنے کھلے رکھیں گے آپ کے لیے آسانیاں ہوں گی ان شاءاللہ۔

پوائنٹ نمبر تین:۔ جب اعلان آپ نے کیا تھا کہ آپ یہ مشن لے کر چلنا چارہے ہیں، اس وقت آپ نے اپنا مشن ٹھیک طرح سب کے سامنے بیان نہیں کیا تھا اور علامہ خادم حسین رضوی نور اللہ مرقدہ کے کارنامے سب کے سامنے نہیں رکھے تھے، جس کی عدم گفتگو کی وجہ سے آپ کو یہ مسائل آرہے۔اگر ہم نے یہ سروس علامہ خادم حسین رضوی نور اللہ مرقدہ کے نام پہ رکھی تو اس سے پہلے باباجی کے کارناموں کا بیان لازمی ہے، فرض ہے، اس کے لیے ان شاءاللہ ہمارا ایک چھوٹا سا کتابچہ لازمی لکھا جائے گا جس میں باباجی کی متاع حیات کا ذکر ہوگا اور ان کے کارناموں کو بھرپور طریقے سے ذکر کیا جائے گا اور یہ بتایا جائے گا کہ حشر کو ہوگا یہ معلوم کہ جیتا کون اور ہارا کون۔ نہ ہی ہم تفصیل گفتگو کے قائل ہیں نہ ہی ہمارے پاس اتنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرح ٹائم ہے۔اپنے آپ کو موٹیویٹڈ(motivated) رکھیں۔باباجی کے کارنامے کھل کر بیان کریں اور کسی بھی پوائنٹ کو سیاسی موقف یا بطور کارکن تحریک لبیک پاکستان نہیں بلکہ بطور سٹوڈنٹ نقطہ نظریہ سے بات کریں اور معاملات کو حل تک پہنچائیں۔

پوائنٹ نمبر چار:۔دوسری جماعتوں/فیڈریشنز(federations) کے اہداف کا ہمارے ساتھ معائنہ کرنے اور ان کے لیڈر اور ہمارے لیڈر اور ان کی ورکنگ(working) اور ہماری ورکنگ کا تقابلی جائزہ کرنے کے بعد ہی اب سمجھا جاسکتا۔اس سوال کے جواب کے لیے کچھ پوائنٹس تو سب سچ ثابت ہوں گے جب تقابلی جائزہ اہداف اور لیڈر تک ہوگا۔ مگر ابھی ورکنگ ہماری بہت کم ہے اور سٹوڈنٹس فورس بہت کم ہے۔ہمارے لیے سب سے بڑی اعزاز کی بات لیڈر سے ہے جو بالکل ہر لحاظ سے درست ہے اور فی الوقت لیڈر بھی درست ہے۔ مگر وہی بات آپ علامہ خادم حسین رضوی نور اللہ مرقدہ کے حوالے سے کھل کر بات کرسکتے ہیں، آپ باباجیؒ کو ڈیفنڈ(defend) نہ کریں بلکہ آپ ڈیفینڈ(defend) دین کو کریں کہ ٹھیک ہے باباجی نور اللہ مرقدہ تو کر گئے اس میں ہم بھی شامل تھے اور وہ قرآن و حدیث اور اسلامی نقطہ نظر سے اس طرح ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور درست ہے اور ہمیں جو سبق ملا وہ یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری میں ہی کامیابیاں ہیں۔

جسٹیفیکیشن نوٹس:۔ ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ خادم حسین رضوی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس یہ نظریہ رکھتی ہے کہ بطور سٹوڈنٹس آرگنائزیشن ہم حق کا ساتھ دیں، منافق، یا جو باطل کے یار ہیں جو جگر کے نقش قدم پہ چل رہے ہیں، یا جن کا ذہن انقلابی ہونے کی بجائے، لبرل، سیکولرزم، کیپیٹلزم ہے، اور جو اسلام پسند نہیں، جو صرف اپنے چار کے لیے عوام کو استعمال کرتے ہیں ان کا ساتھ نہ دیا جائے۔

علامہ خادم حسین رضویؒ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس اپنے کارکنان کو صرف فزکس، کیمسٹری پڑھنا نہیں سکھانا چاہتی بلکہ کھرے اور کھوٹے میں پہچان بھی کروانا چاہتی ہے۔ووٹ سب کا بنیادی حق بھی ہے اور لازم ہے کہ آپ اپنی سوچ کے مطابق جو اسلامی نظام کا سکتا ہے جو دور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی یاد تازہ کرسکتا ہے آپ اس کو ووٹ دیں۔اگر ووٹ دینا سیاسی عمل ہے تو یہ سیاست تو گورنمنٹ آف پاکستان ہر 18 سال کے بچے سے کرواتی ہے۔یہ سیاست نہیں؟ ہمیں مؤقف اختیار کرنے سے نہیں روکا جاسکتا۔ تحریک لبیک پاکستان علامہ خادم حسین رضوی نور اللہ مرقدہ نے تشکیل دی اور اس کے اہداف و نظریات ہمارے ساتھ ہم آہنگ ہیں اور یہ اہداف اور نظریات تو ہر مسلمان کے ہونے چاہیے جس کو وہ کھلے عام بتا بھی سکے۔علامہ خادم حسین رضویؒ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس اپنے کارکنان اور ذمہ داری کو کھلم کھلا اطلاع کرتی ہے کہ ہم صرف دیں یا صرف دنیا کے لیے نہیں آئے، آپ کو حق و باطل میں فرق بھی بتلانا چاہتے ہیں، جب ہم زندگی کے ہر شعبے میں جاچکے ہیں الحمدللہ تو یہ سیاسی شعبہ جو حکومت پاکستان خود 5 سال بعد ووٹنگ کی صورت میں منعقد کرواتی ہے اور سب کو پیغام دیا جاتا ہے کہ ووٹ کو عزت دو تو علامہ خادم حسین رضویؒ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس یہ بھی ایک آگاہی مہم چلانا چاہتی ہے کہ آپ بالکل ووٹ دیں یہ آپ کا حق بھی ہے اور لازم ہے بھی ہے مگر کس کو ووٹ دیں اس کی کمپین(campaign) بھی چلائی جاسکتی ہے کیونکہ ہر فرد کو آزادی رائے حاصل ہے اس معاملے میں تو علامہ خادم حسین رضویؒ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سروس کا اظہار رائے یہ کہ حق کو ووٹ دیں جو آگے دین کے لیے کچھ کرسکیں اور جنہوں نے دین کے لیے قربانیاں بھی دی ہوں۔

امید ہے اس جسٹیفیکیشن(justification) کے بعد سب کو سمجھ آگئی ہوگی ان شاءاللہ۔مالکوں کے کرم سے۔

اور آخری بات اپنی طرف نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی طرف سب کو واپس لائیں (یہ ان شاءاللہ آپ کی ہر پریشانی کا جواب ہوگا مالکوں کے کرم سے۔)